**انبیاء کی عمروں میں تضعیف و تنصیف اور حيات عیسى بن مریم علیہ السلام ....!!!؟؟؟ حصہ دوم**

*اک نظر شواہد پر بھی*
*پہلا شاہد*: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا:
امام بزار اور امام ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے ''ابن لھیعۃ عن جعفر بن ربیعۃ، عن عبد اﷲ بن عبد اﷲ بن الأسود، عن عروۃ، عن عائشۃ'' کی سند سے مرفوعاً یہ الفاظ بیان کیے ہیں:
''ما بعث النبي إلا کان لہ من العمر نصف عمر الذي قبلہ وقد بلغت نصف عمر الذي قبلي، فبکیت.''
(کشف الأستار للہیثمی: ١/ ٣٩٨، ح: ٨٤٦، التمھید: ١٤/ ١٩٩، ٢٠٠، موسوعۃ شروح الموطأ: ٢٢/ ٢٦١، الذریۃ الطاہرۃ للدولابي، رقم: ١٧٨)
مذکورہ سند کا آخری راوی ابن لہیعہ متکلم فیہ ہے، بعض محدثین نے انھیں مختلطین میں بھی شمار کیا ہے اور ان کے اختلاط کے پیشِ نظر ان کے شاگردوں کی تقسیم بندی کی ہے، یعنی جنھوں نے اختلاط سے پہلے سنا ہے ان کی روایت صحیح تسلیم کی جائے گی اور بعد از اختلاط روایت کرنے والوں کی روایت ضعیف ہوگی۔
عروہ رحمہ اللہ کے شاگرد عبداﷲ بن عبداﷲ بن الاسود کا ترجمہ مجھے کسی مطبوعہ کتاب سے نہیں مل سکا ہے, اگر کوئی صاحب اس پر مطلع ہوں تو ہمارے علم میں ضرور اضافہ فرمائیں , فجزاہ اللہ خیرا۔

یعنی یہ شاہد بھی ضعیف ہے۔
*دوسرا شاہد*: حدیث حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ:
سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں:
((ما بعث اﷲ عز و جل نبیاً إلا عاش نصف ما عاش الذي کان قبلہ))
اس روایت کو امام طحاوی رحمہ اللہ نے شرح مشکل الآثار (٥/ ٢٠٠، ح: ١٩٣٨) دوسرا نسخہ (٢/ ٣٨٤۔ ٣٨٥)، امام بخاری نے التاریخ الکبیر (٧/ ٢٤٤۔ ٢٤٥، رقم ١٠٤٢)، امام یعقوب الفارسی نے المشیخۃ میں (بحوالہ المقاصد الحسنۃ، ص: ٣٦٣ و الشذرۃ لابن طولون: ٢/ ١٠٢)، امام ابن عدی رحمہ اللہ نے الکامل (٦/ ٢١٠٢)، حافظ دیلمی رحمہ اللہ نے مسند الفردوس (٤/ ٣٧٣، ح: ٦٢١٥) امام ابو نعیم رحمہ اللہ نے معرفۃ الصحابۃ (٣/ ١١٧٥، ح: ٢٩٨١) و حلیۃ الاولیاء (٥/ ٦٨) اور حافظ سخاوی رحمہ اللہ نے المقاصد الحسنۃ (٩٤٤) میں بطريق ''عبید بن إسحاق العطار عن کامل بن العلاء أبي العلاء التمیمي عن حبیب ابن أبي ثابت عن یحیی بن جعدۃ عن زید بن أرقم'' بیان کیا ہے۔

اس کی سند میں عبید العطار سخت ضعیف راوی ہے۔
 امام بخاری فرماتے ہیں : ''عندہ مناکیر.'' (التاریخ الکبیر: ٥/ ٤٤١، الضعفاء الصغیر، رقم: ٢٢٣),  امام مسلم فرماتے ہیں : ''متروک الحدیث'' (الکنی: ١/ ٥٢٨، رقم: ٢١٠٧), امام نسائی فرماتے ہیں :''متروک الحدیث''(الضعفاء والمتروکین، ص: ١٧٠، رقم: ٤٢٣، دوسرا نسخہ، رقم: ٤٠٢)  امام ابن حبان فرماتے ہیں :''ممن یروي عن الأثبات ما لا یشبہ حدیث الثقات، لا یعجبنی الاحتجاج بما انفرد من الأخبار'' (المجروحین: ٢/ ١٧٦) ,  امام ابن عدی فرماتے ہیں : ''وعامۃ ما یرویہ إما أن یکون منکر الإسناد أو منکر المتن'' (الکامل: ٥/ ١٩٨٧)
اسي طرح حبیب ابن ابی ثابت کثیر التدلیس مدلس راوی ہیں۔ طبقات المدلسین لابن حجر (٦٩/٣)، اور روایت معنعن ہے۔
*تیسرا شاہد*: حدیث یزید بن زیاد:
امام ابن سعد رحمہ اللہ نے الطبقات الکبریٰ (٢/ ١٩٥) اور انھی کی سند سے امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے تاریخ دمشق (٤٧/ ٤٨٢) میں ''ھاشم بن القاسم عن أبي معشر نجیح بن عبد الرحمن عن یزید بن زیاد'' کی سند سے مرفوعاً یہ الفاظ نقل کیے ہیں:
''إنہ لم یکن نبي إلا عاش نصف عمر أخیہ الذي کان قبلہ، عاش عیسی بن مریم مائۃ وخمساً وعشرین سنۃ وھذہ اثنتان وستون سنۃ ومات في نصف السنۃ''
اس سند میں ابو معشر نجیح بن عبدالرحمن السندی ضعیف اور مختلط ہے (تقریب التہذیب: ٧٩٩٤، تہذیب الکمال: ١٩/ ٤٧۔ ٥٢) اور اسکے ساتھ ساتھ سند منقطع بھی ہے کیونکہ اس کی سند میں مذکور یزید مدنی ہیں یا دمشقی، ان کی نبی اکرم صلى اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔ مدنی ثقہ ہیں جبکہ دمشقی متروک ہے اور اگر مذکورہ شخص صحابی ہیں تو ابو معشر نجیح بن عبدالرحمن السندی کی ان سے ملاقات نہیں، کیونکہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے ہاں ابو معشر چھٹے طبقے کا راوی ہے اور یہ بات طے شدہ ہے کہ اس طبقے کے راویوں کی ملاقات کسی بھی صحابی سے ثابت نہیں ہے۔ (مقدمۃ التقریب، ص: ٢٨)
اور اگر وہ صحابی نہیں تو یہ روایت منقطع ہے، جو ناقابلِ احتجاج ہے۔
*چوتھا شاہد*: حدیث حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ:
امام سخاوی رحمہ اللہ نے المقاصد الحسنۃ (ص: ٣٦٣)، حافظ ابن طولون رحمہ اللہ نے الشذرۃ (٢/ ١٠٣) اور علامہ ابن الدیبع رحمہ اللہ نے تمییز الطیب (ص: ١٤٣) میں امام ابو نعیم رحمہ اللہ کے حوالے سے سیدنا عبداﷲ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ان الفاظ سے ذکر کی ہے:
((یا فاطمۃ! إنہ لم یعمر نبي إلا نصف عمر الذي قبلہ))
اس روایت کی سند نا معلوم ہے، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔
پانچواں شاہد: حدیث حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا:
امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے کسی سند کے بغیر سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی روایت کو ان الفاظ سے بیان کیا ہے:
(( إن اﷲ لم یبعث نبیاً إلا عمر في أمتہ شطر ما عمر النبي الماضي قبلہ وأن عیسی بن مریم کان أربعین سنۃ في بنی إسرائیل، وھذہ لي عشرون سنۃ وأنا میت في السنۃ)) (تفسیر ابن أبي حاتم: ١٠/ ٣٤٧٢، ح: ١٩٥٢١)
امام ابن مرودیہ نے بھی سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔(الدر المنثور للسیوطي: ٦/ ٤٠٦، ٤٠٧)
یہ روایت بھی بے سند ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔
*چھٹا شاہد*: مرسل یحییٰ بن جعدۃ رحمہ اللہ:
امام ابن شاہین رحمہ اللہ نے فضائل فاطمہ (ح: ٧، ص: ٢١) اور انھی کی سند سے امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے تاریخ دمشق (٤٧/ ٤٨٣) میں یحییٰ بن جعدہ تابعی سے ایک مرفوع روایت ان الفاظ سے بیان کی ہے:
((إن اﷲ لم یبعث نبیاً إلا وقد عمر الذي بعدہ نصف عمرہ وأن عیسی لبث في بني إسرائیل أربعین سنۃ وھذہ توفي لي عشرین. ولا أراني إلا میت في مرضي ھذا...))
دیکھیے: مسند إسحاق بن راہویہ، مخطوطہ: ٢٤٦/ ب، طبقات ابن سعد ٢/ ٣٠٨، والمطالب العالیۃ لابن حجر، ح: ٣٤٦١، دوسرا نسخہ، ح: ٣٤٧٢)
یہ روایت مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔
*ساتواں شاہد*: مرسل ابراہیم النخعی رحمہ اللہ:
طبقات ابن سعد میں مروی ہے کہ:
''سفیان الثوري عن الأعمش عن إبراھیم قال قال رسول اﷲ صلی اﷲ علیہ وسلم: یعیش کل نبي نصف عمر الذي قبلہ وإن عیسیٰ بن مریم مکث في قومہ أربعین عاماً.''
(٢/ ٣٠٨۔ ٣٠٩)
یہ روایت سفیان ثوری اور اعمش دونوں کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔ یاد رہے کہ مرسل روایت بذات خود ضعیف ہوتی ہے۔
*آٹھواں شاہد:* اثر ابراہیم النخعی رحمہ اللہ:
امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے تاریخ دمشق میں جناب ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے ان کا قول یوں بیان کیا ہے:
''لم یکن نبي إلا عاش مثل نصف عمر صاحبہ الذي کان قبلہ وعاش عیسیٰ في قومہ أربعین سنۃ.'' (٤٧/ ٤٨٣)
اس اثر میں سلیمان بن مہران الاعمش کثیر التدلیس راوی ہے۔
(معجم المدلسین، ص: ٢٣٣، ٢٤٢، و التدلیس في الحدیث، ص: ٣٠١۔ ٣٠٥)
اور اثر معنعن ہے، لہٰذا ضعیف ہے۔
طبقات ابن سعد میں ہے کہ سیدنا حسن بن علی نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:
''آپ اس رات ستائیس رمضان کو فوت ہوئے ہیں، جس رات عیسیٰ بن مریم ( علیہ الصلاۃ والسلام) کی روح بلند کی گئی تھی۔'' (٣/ ٣٨، ٣٩)
اس اثر کی سند میں عمرو بن عبداﷲ ابو اسحاق السبیعی مشہور بالتدلیس ہے۔ (طبقات المدلسین لابن حجر، ص: ٥٨) اور اثر معنعن ہے۔
قارئین کرام! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ اس باب میں تمام روایات اور آثار ضعیف ہیں، ان احادیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر میں اختلاف بھی ان احادیث کے ضعف پر دلالت کرتا ہے۔ مزید برآں صحیحین (صحیح بخاری: ٦٢٨٥ و صحیح مسلم: ٢٤٥٠) میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی یہ اصل روایت موجود ہے، مگر کسی بھی سند سے یہ الفاظ منقول نہیں ہیں۔
لہذا یہ ثابت ہوا کہ یہ روایت کسی بھی طرح سے پایہء ثبوت کو نہیں پہنچتی

مقالہ نگار : محمد رفیق طاہر
تاريخ اشاعت : 17/05/2011
از ويب سائيٹ : دين خالص - الدين الخالص - deenekhalis
ويب لنک : http://www.deenekhalis.net